

مولانا شہاب الدین ندوی

نظریہ ارتقاء اور ماقبل آدم مخلوق

نیندرتھل موجودہ انسان سے مختلف تھا۔ | نیندرتھل انسان (اپنی ساخت کے اعتبار سے) موجودہ انسان سے قطعاً مختلف تھا۔

(66) He was certainly different from modern man
ابتدائی نیندرتھل لوگوں کے چہروں کے عمومی نقشہ نگار اور ان کی کھوپڑیوں کا محراب نما ہونا متشرع (ANATOMY) کے اعتبار سے موجودہ ہومو سپی سینس (جدید انسان) سے بہت زیادہ مختلف نہیں تھا۔ یہ بات اعضاء کی ہڈیوں کے بارے میں بھی صحیح ہے، اگرچہ یہ سب باتیں ابھی سختی کے ساتھ جانتی ہیں۔ اس کے باوجود اس کے ڈھانچے کی ہئیت پیچیدہ ہے جو موجودہ انسانی آبادیوں سے ممتاز ہے۔

The general pattern of the anatomy of the face and
even of the skull vault of these early Neanderthal
peoples was not greatly unlike that of modern Homo
Sapien this was also true of the bones of the limbs,
although these are still hardly known. There was none-
theless a complex of skeletal features that distinguished
them from modern human population. 67

۶۶۔ دی ہیومن باڈی، ص ۹

۶۷۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا: ۱۲/۹۱۱ مقالہ نیندرتھل مین

نیندرتھل انسان کے بارے میں ایک دوسرا بیان یہ بھی ہے کہ یہ گروہ اصلاً کاسٹس دانت اور دیگر اوصاف کی یکجائی کی وجہ سے پہچانا گیا ہے جن کی بناء پر اس کو ایک علیحدہ نوع تصور کرنے کے لئے کافی سمجھا گیا ہے۔

This group was originally recognised by a combination of cranial, dental and postcranial features that were generally considered distinct enough to classify Neanderthal man as a separate species. (68).

اس طرح ان دونوں بیانات میں کچھ تضاد پایا جاتا ہے مگر مجموعی اعتبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیندرتھل مخلوق ایک الگ ہی نوع تھی جس کو غالباً محض اس کی "ذہانت" کی بناء پر ہومو سپی نیس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ بہر حال ماہرین اس کے بارے میں کافی تذبذب میں دکھائی دیتے ہیں۔ نیندرتھل انسان کے بارے میں یورپ میں حجری دور کا کلچر تقریباً ۳۵ ہزار سال پہلے دفعتاً غائب ہو گیا اور نیندرتھل انسان کی جگہ میگنن انسان نے لے لی، جو موجودہ انسان سے قدرے مختلف تھا۔^{۶۹}

نیندرتھل انسان اچانک اور دفعتاً روئے زمین سے کس طرح غائب ہو گیا؟ یہ ایک ایسا معما ہے جو اب تک حل نہیں ہو سکا ہے۔ یعنی زمین کی کھدائی اور طبقات الارض کی تحقیق کے مطابق احفوری ریکارڈ (FOSSIL RECORD) سے یہ نوع اچانک غائب ہو گئی، جس کے بارے میں مختلف نظریات ہیں مگر ان کا کوئی بھی صحیح حل اب تک سامنے نہیں آیا ہے گویا کہ عقل انسانی اس کی گروہ کشائی سے عاجز دکھائی دیتی ہے۔

Quite suddenly these people disappeared from the fossil record and various theories have been put forward to account for their disappearance. (70)

۶۸ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ۱۲/۹۱۱ مقالہ نیندرتھل مین

۶۹ دی ہیومن باڈی، ص ۹

۷۰ برٹانیکا ۸/۱۰۲۶، ۱۹۸۳

The factor responsible for the disappearance of the Neanderthal peoples are an important problem to which there is unfortunately still no clear solution. 71
 کرو میگن انسان (CRO-MAGNON MAN) | ہومو سپیٹنس (H-SAPIENS) یا
 "ذہین انسان" کا دوسرا نمونہ کرو میگن انسان مانا جاتا ہے اور یہ نام اس کو اس بنا پر دیا گیا ہے کیونکہ
 فرانس کے جس غار میں پہلی مرتبہ اس کے نمونے ملے تھے اس کا نام کرو میگن تھا اور اندازہ ہے کہ کوئی
 ۲۵ ہزار سال پہلے اس کا ظہور ہوا۔

" مکمل طور پر جدید انسان غالباً ۳۵ ہزار سال پہلے ظاہر ہوا جس کا اولین نمونہ کرو میگن
 انسان ہے جب کہ پتھر کا زمانہ (تجری اوزار کے اعتبار سے) ترقی اور عروج پر تھا۔" ۷۲
 کرو میگن فرانس کے ایک مقام DORDOGNE میں ایک غار کا نام ہے جہاں پر
 ۱۸۶۸ء میں ماقبل تاریخ کے چند ڈھانچے برآمد ہوئے۔ ۷۳ ان کے سر لے، پیشانیوں چھوٹی، چہرے
 بہت چوڑے، آنکھیں گہرائی میں اور قد لمبا تھا۔ ۷۴ ان کے دور کے متعلق اندازہ ہے کہ وہ ۲۵ ہزار
 سے لیکر ۱۰ ہزار سال قبل مسیح تک پائے گئے ہیں جب کہ ایک دوسرے اندازے کے مطابق ان کا دور ۲۵
 ہزار سال تصور کیا جاتا ہے۔ ۷۵ ان کے کاسہ سر کی گنجائش (CAPACITY) ۱۶۰۰ مکعب سنٹی
 میٹر تھی ۷۶

کرو میگن انسان موجودہ انسان سے قدرے مختلف تھا۔ یہ اپنے مورثوں کی طرح شکار کرتا
 اور گروہ کی شکل میں رہتا تھا۔ خانہ بدوش قبیلے غذا کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے تھے۔ یہ
 تمام تبدیلیاں تقریباً ۱۰ ہزار سال قبل مسیح تک جاری رہیں جب کہ جدید تجری دور کے انسان
 نے مشرق وسطیٰ میں زراعت اور کاشت کاری کرنے اور مویشی پالنے کا آغاز کیا ۷۷

۷۲۔ ایضاً : ۸ / ۶۰۹

۷۳۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا : ۱۲ / ۹۱۲

۷۴۔ دی اکسفورڈ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا : ۱۹۸۲ء

۷۵۔ ایضاً : ۵ / ۲۸۹

۷۶۔ برٹانیکا : ۵ / ۲۸۹

۷۷۔ دی برمن باؤی ص : ۹

الحق

نظریہ ارتقاء...

کر دیگن انسان موجود ہے | نیندرتھل انسان کے اچانک غائب ہو جانے کے بارے میں جن مسائل کا
 یہ ختم ہو گیا ؟ سامنا ہے، تقریباً وہی مسائل کر دیگن انسان کے بارے میں بھی پائے جاتے
 ہیں، اگرچہ اس کے بارے میں کچھ شکوک و شبہات کا بھی اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں بعض
 تصریحات ملاحظہ ہوں :-

شاید کر دیگن انسان کی اصل ہی کی طرح اس کے پھر کی مدت اور اس کا غائب ہو
 جانا بھی ایک پیچیدہ سوال ہے، تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ کر دیگن نسل مابعد کی یورپین آبادیوں میں
 جذب ہو گئی تھی مگر اس کے برعکس یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نیندرتھل انسان ہی کی طرح کر دیگن انسان
 بھی ناپید ہو گیا۔^{۵۹}

یہ سوال کہ کر دیگن انسان کا رشتہ اس سے پہلے کے ہومو سپی نیس سے تھا یا نہیں؟
 اب تک غیر واضح ہے۔ اسی طرح اس کا رشتہ نیندرتھل انسان سے جوڑنا بھی غیر فیصل شدہ ہے۔
 اس سے یہ واضح اشارہ ملتا ہے کہ غالباً یہ الگ ہی نوع تھی۔ بہر حال اگر مزید تحقیقات سے یہ بات ثابت
 ہو جائے کہ کر دیگن مخلوق آج باقی نہیں رہی بلکہ پوری طرح ناپید (EXTINCT) ہو چکی ہے
 تو پھر اسلامی نقطہ نظر سے "آدم" کے تعین میں کوئی دشواری نہیں ہوگی بلکہ جدید انسان (MODE-
 RN MAN) یا موجودہ ہومو سپی نیس کا اولین نمائندہ ہی آدم قرار پائے گا اور اب تک
 کی تحقیقات کی رو سے بھی یہی بات زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔

احضوری انسان ارتقاء | ارتقاء پسند لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ انسان سے لاکھوں سال پہلے سے
 کا ثبوت نہیں ہے ! انسان جیسی شکل و صورت کی چند انواع کا احضوری اعتبار سے پایا جانا
 ارتقاء کا ناقابل تردید ثبوت ہے مگر حقیقت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس سے ارتقاء کا ثبوت
 نہیں ملتا کیونکہ زمانی اعتبار سے کسی نوع کا دوسری نوع سے مقدم ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مابعد
 کی نوع نے لازمی طور پر اس کے بطن سے جنم لیا ہو بلکہ زیادہ قرین قیاس بات یہ ہے کہ "ترقی یافتہ انواع"
 زمین کے طبعی حالات کی سازگاری کے اعتبار سے زمانی طور پر یکے بعد دیگرے وجود میں آئی ہوں، پھر
 جب زمین کے حالات بدل گئے تو اس ناسازگاری کی وجہ سے اگلی انواع ختم ہو گئی ہوں۔

۵۸۔ برٹانیکا : ۲۹۰/۵

۵۹۔ برٹانیکا (خورد) : ۱۰۵/۵ ۵۸۔ ایضاً : ۲۹۰/۵

مگر اس موقع پر طبعی حالات کے علاوہ غیر معمولی طور پر بعض فوق الطبعی عوامل بھی کارفرما نظر آتے ہیں، جیسا کہ اسلامی روایات کے تحت پچھلے صفحات میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اس لحاظ سے "شعوری انواع" یا کوئی بھی "مکلف مخلوق" روئے زمین پر صرف ابتداء و آزمائش کی غرض سے پیدا کی جاتی ہے اور اس کے سر پر "خلافت ارض" کا تاج رکھا جاتا ہے مگر جب وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام ہو جاتی ہے تو پھر خلافت ارض کا تاج بھی اس سے چھین کر کسی دوسری نئی مخلوق کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ ازل سے یہی سنت اہلی جاری و ساری ہے، اس موضوع پر اگلے صفحات میں مزید روشنی ڈالی جائیگی۔

غرض اس لحاظ سے سابقہ انواع کے چند جزئی آثار و باقیات کو دیکھ کر جو یہ قیاس کر لیا گیا ہے کہ زندگی کا ارتقاء ادنیٰ سے اعلیٰ حالتوں کی طرف خود بخود بتدریج موجودہ ترقی یافتہ حالت تک پہنچا ہوگا، وہ کسی بھی طرح صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ صرف ایک قیاس یا مفروضہ ہے، جس کے ثبوت میں کوئی مشاہداتی حقیقت موجود نہیں ہے، اس کے علاوہ اس راہ میں کئی ایسے پیچیدہ مسائل بھی کھڑے ہو گئے ہیں جن کا کوئی حل نہیں ہے، انسانی "ارتقاء" کا سلسلہ ماقبل کی انواع سے ملانے کے سلسلے میں جو دشواریاں حاصل ہیں، ان کے پیش نظر خود ڈارون نے بھی اپنی کتاب DESCENT OF MAN میں اس طرح اعتراف کیا ہے۔

مختلف شکلوں کے ایک سلسلے میں جو بندر نما مخلوق سے موجودہ انسان تک غیر محسوس طور پر بتدریج رونما ہوئے ہیں، اس بات کا تعین کرنا ناممکن ہے کہ (ان مختلف شکلوں کے لئے) انسان کی اصطلاح کب استعمال کی جانی چاہیے؟

An a series of forms graduating insensibly from some ape-like creature to man as he now exists, it would be impossible to fix on any definite point when the term man ought to be used. 81.

اس لحاظ سے ارتقاء استقر کی کسوٹی پر ثابت ہونے کے بجائے محض ایک دعویٰ ہیں دعویٰ دکھائی دیتا ہے جس کا کوئی ثبوت اب تک ہوتا نہیں ہو سکا ہے بلکہ حقائق مسلسل طور پر اس کو غلط قرار دے رہے ہیں۔

روح خداوندی کا جلوہ | لہذا ان ناپید انواع کا وجود کسی بھی طرح ارتقاء کا ثبوت نہیں ہو سکتا، بلکہ اس سلسلے میں کچھ ایسے حقائق پائے جاتے ہیں جو بجائے ارتقاء کے تخلیقِ خصوصی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، ان میں سے ایک واضح اور نمایاں حقیقت یہ ہے کہ حیاتیاتی ارتقاء (BIOLOGICAL EVOLUTION) کی بہ نسبت شعوری و نفسیاتی ارتقاء جس نے مدنیت و عمرائیت کو جنم دیا، بہت تیزی سے واقع ہوا ہے، جس نے ماہرین کے سامنے ایک سوالیہ نشان کھڑا کر دیا ہے، چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف اس طرح کیا جاتا ہے حیاتیاتی اور نفسیاتی - عمرانی ارتقاء کا بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ حیاتیاتی ارتقاء بہت ہی سُست رو واقع ہوا ہے، جس نے انسان کو پیش کرنے کے لئے تقریباً ۳ ارب سال لے لئے جبکہ اس کے برعکس نفسیاتی - عمرانی ارتقاء نہایت تیزی کے ساتھ صرف ایک قلیل مدت یعنی دس ہزار سال میں ہو گیا۔^{۸۲} مشہور مورخ ٹائن بی نے بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ شعور (CONSCIOUSNESS) کا ظہور کچھلے ایک ملین یا نصف ملین سال سے اتنی شدت کے ساتھ نہیں ہوا، جتنا کہ صرف کچھلے پانچ ہزار سال کے دوران ہوا ہے۔^{۸۳}

اس موقع پر سوال یہ ہے کہ شعوری یا نفسیاتی وصف کی یہ زیادتی اور تیز رفتاری اچانک اور دفعۃً کیونکر نمودار ہو گئی؟ کیا بغیر کسی سبب کے یا اس کے پیچھے کوئی سبب و عامل بھی کار فرما ہے؟ اگر اس کا سنات میں "ذہن" کی کوئی کار فرمائی اور اس کی منصوبہ بندی موجود ہے تو پھر تسلیم کرنا پڑیگا کہ یہ غیر معمولی واقعہ بلاوجہ اور بلا سبب پیش نہیں آگیا اور ایک "یہ معنی مادہ" میں یونہی الٹ "معنویت" پیدا نہیں ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ غیر معمولی واقعہ "ظہورِ آدم" کی طرف اشارہ کر رہا ہے جبکہ نقاشِ فطرت نے "نفخِ روح" کے ذریعہ آدم کو پردہٴ سمیں پر پیش کیا تاکہ لاکھوں سال کے فاصلے ہزاروں سال میں طے ہو جائیں۔

آپ مادہ اور اس کے عناصر کا تجزیہ کیجئے اور ان کے خواص و تاثرات کا تفصیلی جائزہ لیجئے آپ کو کہیں بھی "شعور و ادراک" کی پرچھائیاں تک بھی نہ ملیں گی، یہ ایسی پراسرار چیز ہے جسکو "روح خداوندی" یا "خدا کی پھونک" کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔ یہ ایک فوق الطبعی یا (SUPER NATURAL) چیز ہے جسکی حقیقت تک رسائی انسان کبھی حاصل نہیں کر سکتا اور اس کو طبیعات کی دنیا میں تلاش

83. Toynbee mankind and mother Earth, P. 25,
oxford university Press, New York, 1976.

کرنا بے سود ہے مگر یہی وہ "امرائی" ہے جس کے ذریعے انسان دیکھتا اور سُنتا ہے، بولتا اور لکھتا ہے سوچتا اور خیال کرتا ہے اور احساسِ استدلال کرتا ہے۔

اگرچہ سابقہ انواع میں بھی یہ چیزیں کسی نہ کسی درجہ میں موجود تھیں، جس کے باعث وہ شرعاً مکلف تھیں مگر اس کی شدت اور تیزی وہ نہیں تھی جو "آدم" میں رکھی گئی تھی۔ اس شدت و تیزی کے اظہار کے لئے غالباً آدم میں "نفخ روح" کا اعلان و اظہار کیا گیا ہے جو آدم کا ایک امتیازی وصف ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آدم کے لئے تین جگہ اس کا اظہار کیا گیا ہے۔

فَإِذَا سُوِّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (اور جب میں (اس کے جسم کو) درست کر کے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤ) (حجر: ۲۹ اور ص: ۷۲)

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِي : (پھر اس نے (آدم کے جسم کو) درست کیا اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا) (سجده: ۹)

غرض یہ روحِ خداوندی ہی کا تو کرشمہ ہے جو انسانِ مدنیّت و عمرانیّت کی اعلا سے اعلا منزل پر طے کر رہا ہے اور اس کا یہ قافلہ کہیں بھی رکتا ہوا نظر نہیں آ رہا ہے اور یہ مقام و مرتبہ سوا آدم اور نبی آدم کے اس دنیا میں کسی دوسری مخلوق کو نہیں مل سکا۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَجَعَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ رُزُقًا وَرَدَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا : اور ہم نے آدم کی اولاد کو یقیناً عزت بخشی، خشکی اور سمندر میں انہیں سوار کیا، انہیں پاکیزہ چیزیں عطا کیں اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی (اسراء: ۷۰)

بات چل رہی تھی حیاتیاتی ارتقاء کی بہ نسبت شعوری اور نفسیاتی ارتقاء کی تیزی اور سرعت کی، تو اس سلسلے میں ماہرینِ حیاتیات کو اعتراف ہے کہ اس وقت انسانی مرحلے میں "حیاتیاتی ارتقاء" رک چکا ہے اور اب "شعور و ادراک" کی کارفرمائی نظر آرہی ہے، جس نے غیر شعوری اور "بے معنی عمل" کی جگہ لے لی ہے۔ مگر ایسا کیوں ہے؟ یہ بات انسان کے علم میں نہیں آ سکی ہے۔

The interiorization of the evolutionary process at the stage of man, whereby conscious intelligence succeeded an apparently unconscious and "meaningless" process. In short, cultural evolution succeeded biological evolution but how it did so remained obscure.

کیا اس کو روح خدادندی کے جلوے کے سوا کوئی اور نام دیا جاسکتا ہے؟ مادہ پرست لاکھانکار کریں، مگر حقائق اپنی جگہ حقائق ہوتے ہیں۔

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّمُؤْمِنِينَ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔ اور زمین یقین کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں اور خود تمہارے نفس میں بھی کیا تم دیکھتے نہیں؟ (ذاریات: ۲۰-۲۱)

چند مسائل اور ان کا حل | یہ حقیقی انسانی "ارتقار" کی کہانی اور زمین سے برآمد ہونے والے ماقبل تاریخ انسان غامض پنچوں یا اس کے آثار و باقیات کے جائزہ پر ایک نظر۔ ظاہر ہے کہ اس سے انسانی ارتقار تو ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس وقت موجود شدہ حیوانات و نباتات میں باوجود اپنی نوعی اور قریبی مشابہتوں کے ارتقار ثابت نہیں ہو رہا ہے تو پھر زمین سے برآمد ہونے والے چند ٹکڑوں یا اجزاء کی بدولت ارتقار کس طرح ثابت ہو جائیگا؟ ہاں البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ان اجزاء (FRAGMENTS) کی اگر واقعی کوئی اہمیت ہے تو پھر ان معدوم شدہ انواع کو کس زمرہ میں شامل کیا جائے؟ تو جیسا کہ عرض کیا جا چکا، اسلامی نقطہ نظر سے یہ مسئلہ بہت ہی آسان ہے کیونکہ آدم سے پہلے بھی زمین پر جنوں اور جنوں کی آبادیاں رہ چکی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کچھلی انواع میں سے آدم کس کو قرار دیا جائے اور جن دجن کس کو؟ تو یہ مسئلہ اس طرح حل ہو سکتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں حضرت آدم علیہ السلام کی جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں، ان کا الطباق جس نوع پر بخوبی ہو جائے، وہی آدم ہے اور اس سے ماقبل کی انواع کو جن اور جن قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس اعتبار سے جدید انسان (MODERN MAN) پر تو حضرت آدم کا الطباق یقینی ہے، جبکہ کرومگین نسل پر مشکوک ہے، اگر جدید انسان (جس کا آغاز تقریباً دس ہزار سال پہلے سے مانا جاتا ہے) کا سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا ہے تو جنوں کا سلسلہ کرومگین نسل سے شروع ہوا ہو گا یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ نیندرتھل نسل سے شروع ہوا ہو مگر اس سلسلے میں قطعیت کے ساتھ کوئی بات بیان کرنا ابھی بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے ہمیں مزید تحقیقات کا انتظار کرنا چاہیے۔

اس سلسلے میں ایک نہایت درجہ قابل غور نکتہ یہ ہے کہ بعض انواع فاسل ریکارڈ سے اچانک غائب کیوں ہو گئیں جیسا کہ نیندرتھل نسل کے بارے میں کہا جاتا ہے؟ اسی طرح بعض انواع کے درمیان زمانی اعتبار سے خلا کیوں پایا جاتا ہے؟ تو یہ مشکل مسئلہ اسلامی روایات کی روشنی میں بخوبی حل ہو جاتا ہے کہ ان "شعوری انواع" کو ان کی کسی عالمگیر نافرمانی کی پاداش میں پوری طرح ہلاک کر کے ان کی جگہ پر دوسری نوع کو بسایا گیا ہو جیسا کہ قصہ آدم کے سلسلے میں مروی ہے کہ تخمیناً آدم کے موقع پر فرشتوں نے جنوں کو مار بھگایا اور ان کے وجود سے زمین کو پاک کر دیا۔

آدم کون ہے؟ اس موقع پر اسلامی نقطہ نظر سے چند ایسے حقائق بیان کئے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آدم نہ صرف ایک مہذب اور ترقی یافتہ شخصیت کا نام تھا بلکہ وہ انتہائی معزز اور تعلیم یافتہ بھی تھا بلکہ وہ بہت دجیبہ اور خوبصورت شخصیت کا مالک تھا، لہذا کسی "بوزنہ" یا "انسان نامبدر" یا "تحت الانسان" پر آدم کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کے متعدد نصوص کی بناء پر حضرت آدم علیہ السلام نہ صرف ابوالبشر تھے بلکہ دنیا کے اولین نبی اور پیغمبر بھی تھے۔

۱۔ آدم کو دنیا کی تمام چیزوں کے نام بتادیئے گئے تھے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (اور اللہ نے

آدم کو سارے نام بتادیئے (بقرہ: ۳۱)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ آدم علم و معرفت کے اُجالے میں نمودار ہوا تھا نہ کہ جہل و نادان قفیت کے اندھیرے میں، لہذا کوئی جنگلی یا غیر مہذب یا جاہل "انسان" آدم نہیں ہو سکتا۔

۲۔ آدم یعنی دنیا کے پہلے انسان کو اس کی پیدائش کے فوراً بعد بطور معجزہ بولنا سکھایا گیا۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ : اللہ نے انسان کو پیدا کر کے اس کو بولنا سکھایا (رحمان: ۲-۴) واضح رہے کہ قرآن میں بعض مواقع پر "الانسان" سے مراد حضرت آدم ہیں، مثلاً

ملاحظہ ہو: حجر ۲۶، مومنون ۱۲، سجدہ ۷، رحمان ۱۴ اور علق ۵ وغیرہ۔ غرض اس آیت کی تفسیر میں تین اقوال ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت آدم ہیں جیسا کہ ابن عباسؓ اور قتادہؓ سے مروی ہے۔ اسی طرح عَلَّمَهُ الْبَيَانَ "کے بھی تین مطلب ہو سکتے ہیں (۱) ہر چیز کے نام (۲) ہر چیز کا بیان (۳) زبانی

نیز ابن منذر نے ابن جریرؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت آدم ہیں جن کو اللہ نے ہدایت اور ضلالت کا راستہ کھول کر بیان کر دیا تھا

اس موقع پر یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ "تعلیم" کے لئے لفظ دگویائی ضروری ہے اور اس خصوصیت کے بغیر یہ مقصد برگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم نہ صرف لفظ دگویائی سے متصف تھے بلکہ ذہنی و دماغی حیثیت سے بھی ایک اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے جسکی بناء پر وہ دنیا بھر کی چیزوں اور ان کے حقائق کا ادراک کر سکیں۔ اس موقع پر مفسرین

۵۵ زاد المسیر فی علم التفسیر از ابن جوزی: ۸/۱۰۹ مطبوعہ دمشق

۵۶ تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی: ۶/۱۲۰ بیروت

نے "الاسماء" کی جو تفسیر کی ہے، وہ پیش نظر رہنی چاہیئے، جس کے مطابق حضرت آدم کو دنیا بھر کی تمام چیزیں اور ان کی خصوصیات بتادی گئی تھیں۔

جدید اثری تحقیقات کی رو سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ HOMINIDAE خاندان کی کس نوع میں اور کب گفتگو کی زبان کا آغاز ہوا؟ کیونکہ انصوری پڑیاں اس مسئلے پر کسی بھی طرح کی روشنی ڈالنے سے قاصر ہیں، لیکن چونکہ انصوری انسان بڑے بڑے جانوروں کا شکار کرنے کے لئے گرد و بھار کی شکل میں رہتے تھے، اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ باہم اطلاع رہی کے لئے کچھ غیر لسانی اشارے استعمال کرتے رہے ہوں گے۔

اس لحاظ سے آدم کا اطلاق اس قسم کی کسی گونگی یا اشاراتی زبان میں گفتگو کرنیوالی مخلوق پر نہیں ہو سکتا۔

۳۔ کیا حضرت آدم لکھنا پڑھنا جانتے تھے؟ اس موضوع پر حسب ذیل آیات سے کچھ روشنی پڑتی ہے
اِقْرٰۤاْ ذٰلِكَ اَلْاٰكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ : پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کر کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ سب سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (علقہ ۹۲)
کعب کے بیان کے مطابق پہلے لکھنے والے انسان حضرت آدم ہیں۔ اور ابن قتیبہ نے تحریر کیا ہے کہ حضرت آدم لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور آپ پر ۲۱ اوراق پر مشتمل حروف معجم نازل کئے گئے تھے۔ یہ دنیا کی پہلی کتاب تھی جس میں تمام زبانوں کی حد بندیاں کر دی گئی تھیں۔

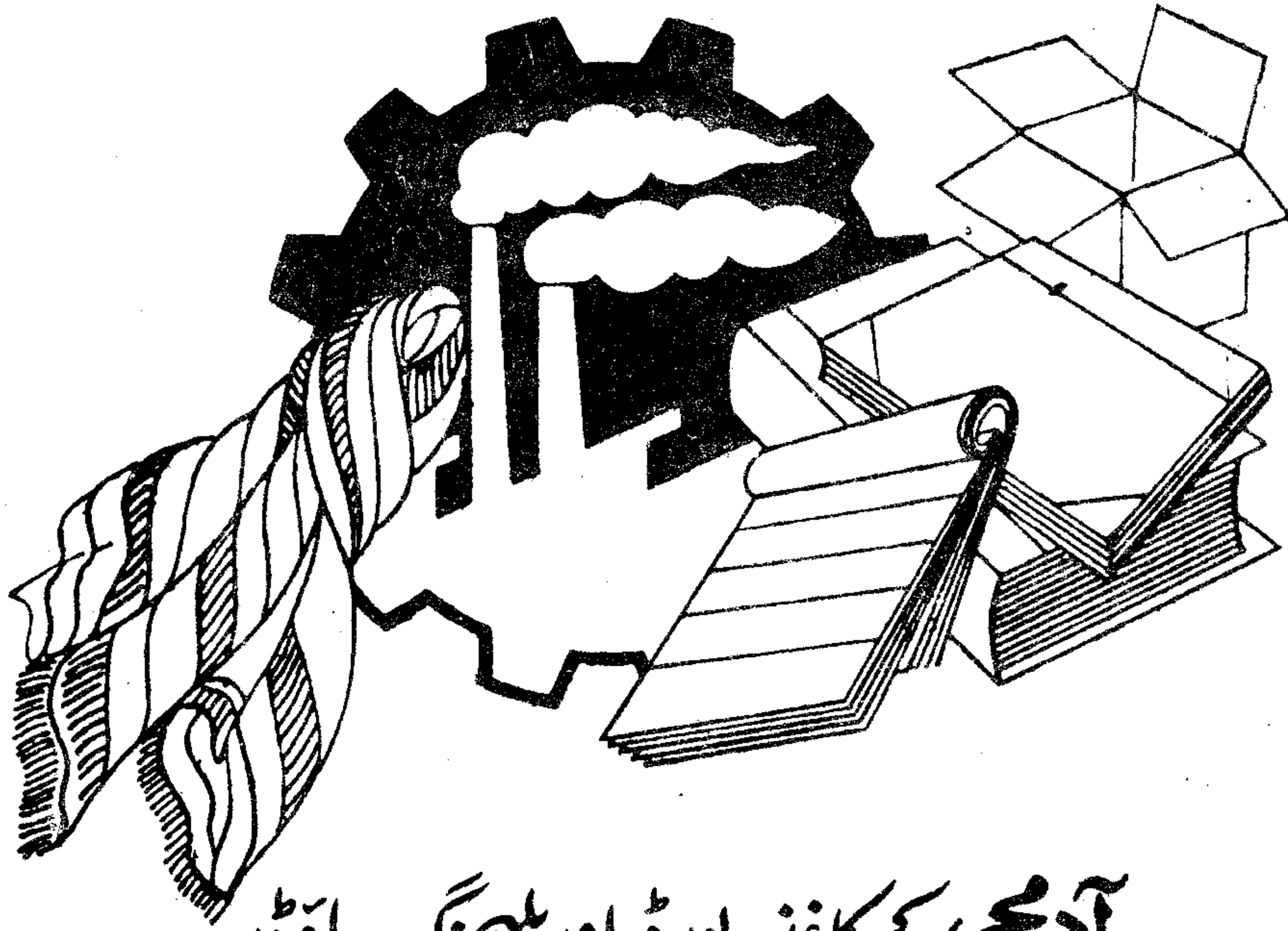
علامہ زرکشی ابوالحسن بن فارس سے نقل کرتے ہیں: بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے عربی اور سریانی اور تمام کتابیں لکھیں، وہ آدم علیہ السلام ہیں، جنہوں نے اپنی موت سے ۳ سو سال پہلے مٹی پر لکھ کر اس کو لپکا لیا تھا۔ پھر موصوف فرماتے ہیں کہ خط (تحریر) اکتسابی چیز نہیں بلکہ توفیقی (محض نوازش الہی کی بدولت حاصل ہونے والی) چیز ہے، پھر وہ مذکورہ بالا آیات کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ جب حقیقت اس طرح ہے تو پھر یہ بات بعید نہیں ہے کہ اللہ نے حضرت آدم اور دیگر انبیاء کو بغیر اکتساب کے لکھنا سکھا دیا ہو۔

۸۸ دیکھئے انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا : ۸/۱۰۲۸، ۱۹۸۳ء ۹۹ تفسیر روح المعانی : ۳۰/۱۸۱

مطبوعہ بیروت ۹۹ المعارف، ابن قتیبہ، ص ۹، مطبوعہ کراچی

۹۰۔ البرہان فی علوم القرآن، بدرالدین زرکشی : ۱/۳۷۷، بیروت

پاکستان کی اقتصادی ترقی میں قدم بہ قدم شریک

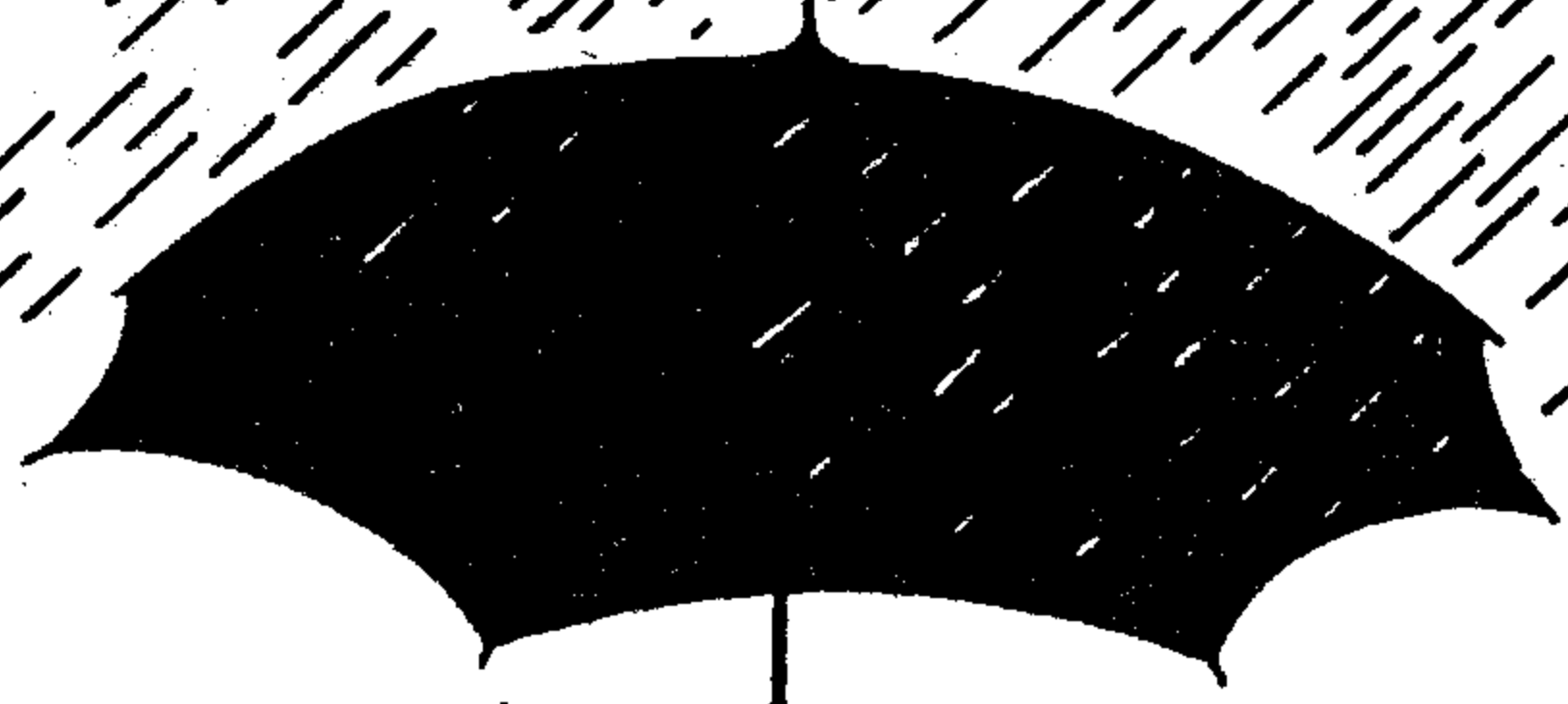


آدمجی کے کاغذ - بورڈ اور بلیچنگ پاؤڈر



آدمجی پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ

آدمجی ہاؤس - پی. او. بکس ۴۳۳۲ - آئی. آئی. چندریگر روڈ - کراچی ۲



بدہضمی | برسات کی سوغات

بدہضمی کا علاج کارمینا سے کیجیے

برسات میں نظام ہضم خاص طور پر متاثر ہوتا ہے اور بدہضمی کی شکایت عام ہو جاتی ہے۔ ان دنوں میں معدے کی کارکردگی بحال رکھنے کے لیے دونوں وقت پابندی سے کارمینا استعمال کیجیے۔ کارمینا معدے کی گرانی اور ہاضمے کی تمام خرابیوں کا موثر اور مجرب علاج ہے۔

بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن اور تیزابیت کی صورت میں کارمینا استعمال کیجیے۔

کارمینا

نظام ہضم کو بیدار کرتی ہے،
معدے اور آنتوں کے افعال کو
منظم اور درست کرتی ہے۔



ہم خدمت خلق کرتے ہیں



تحقیق، رُوحِ تخلیق ہے